

پیش روئے کتب خانہ اسلامیہ  
کتاب خانہ اسلامیہ

# حسن بہاراں

پروفیسر ڈاکٹر  
محمد مسعود احمد



جمعیت اشاعت اہلسنت



سلسلہ مفت مطبوعات (۱۱)

○

# حِشِّ بَہاراں

== مُصَنَّف ==

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

جمعیت اشاعت السنۃ

○

== ناشر ==

جمعیت اشاعت السنۃ

نور سجد میٹھ کراچی



# انتساب

○ عالم بالا کے اُن صف بستہ فرشتوں کے نام۔  
 ○ پروردگار عالم جن کی قسم کھا رہا ہے  
 ○ جو شب دروز تاجدار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور  
 درود و سلام کے گجر پیش کر رہے ہیں۔  
 عرش تافرش ہے جس کے زیرِ نگین  
 اس کی قابریاست پہ لاکھوں سلام  
 احقر محمد مسعود احمد غنی عنہ

حقوق طباعت بحق مصنف محفوظ ہیں

سلسلہ مفت مطبوعات ۱

نام کتاب ..... جشن بہارات

مصنف ..... پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد

اشاعت ..... بار اول، دو ہزار

طباعت ..... ربیع الاول ۱۴۰۹ھ اگست ۱۹۸۹ء

قیمت ..... دعائے خیر بحق معادین

○

ملنے کا پتہ

جمعیت اشاعت اہلسنت

نورسید، کاعندی بازار، میٹھادر، کراچی ۲

کیا، سیرت کا عنوان ہے۔

## جس کا انتظار تھا!

انشار اللہ تعالیٰ یہ سیرت دو جلدوں میں مرتب ہو کر شائع ہوگی۔

سیرت پر تحقیق کے دوران حالات کو دیکھتے ہوئے ضروری سمجھا کہ مسلمانوں کے لیے بھی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے جشن ولادت باسعادت پر ایک تحقیقی مقالہ مرتب کیا جائے کیوں کہ جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم، سیرت رسول کے مطالعہ اور اُسوۂ رسول علیہ الیمۃ والتسلیم پر عمل کرنے کی سچی گنج پیدا کر سکتا ہے۔ حقیقت میں بعض اوقات جذبہ وہ کام کر دیتا ہے جو علم نہیں کر سکتا۔ اس مقصد کے پیش نظر راقم نے ۱۹۸۸ء میں ایک مبسوط مقالہ مندرجہ ذیل عنوان سے قلم بند کیا۔

### جانِ جاناں (صلی اللہ علیہ وسلم)

پھر خیال آیا کہ شاید غریب عوام آسانی سے یہ مقالہ نہ خرید سکیں اس لیے اسی موضوع پر ایک نہایت مختصر مقالہ سنہ مذکور ہی میں قلم بند کیا تاکہ پاک و ہند اور دیگر ملک کے مسلم ادارے اس کو چھپو اگر مفت تقسیم کر سکیں۔ اب یہ مقالہ آپ کے سامنے ہے۔

فقیر اُن تمام معینین کا تہ دل سے ممنون ہے جنہوں نے اس مقالہ کی تدوین اور طباعت میں تعاون فرمایا اور قارئین کرام سے اُمید کرتا ہے کہ وہ اس سید کار کو اپنی دعاؤں سے محروم نہ رکھیں گے۔ مولائے کریم ہم سب مسلمانوں کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا عشق اور آپ کے چاہنے والوں کی سچی محبت عطا فرماتے۔ جب تک دُنیا میں ہم زندہ رہیں اس عشق و محبت کو سینہ سے لگاتے رکھیں اور جب دُنیا سے جائیں تو یہی چراغِ محبت لے کر جاتیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
جس مہمانی گھڑی چکا طیب کا چاند  
اُس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سوام

## عرفِ اول

(پروفیسر ڈاکٹر محمد سعید احمد)

اس وقت عالم اسلام میں نازک دور سے گزر رہا ہے اُس کا تقاضا ہے کہ مسلمانانِ عالم کے دلوں میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خوابیدہ محبت کو بیدار کیا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ دُنیا سے انسانیت کو آپ کی عظیم شخصیت کی طرف بصیرت و حکمت اور دردمندی اور دل سوزی کے ساتھ متوجہ کیا جائے۔ بلاشبہ نہ صرف امتِ اسلامیہ بلکہ نوعِ انسانی کی فلاح و نجات اسی میں ہے کہ وہ زندگی کے ہر شعبے میں آپ کے اُسوۂ حسنہ سے رہنمائی اور روشنی حاصل کرے۔ لیکن المیہ یہ ہے کہ اس کو اس حقیقت کا نہ علم ہے اور نہ ادراک۔ صدیوں کے مذہبی تعصبات اور تنگ دلیوں نے ذہن کو ماؤف کر رکھا ہے۔ قرآن حکیم نے نوعِ انسانی کے سامنے تاجدارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس شخصیت کا تاریخی نقطہ نظر سے تعارف کراتے ہوئے یہ انکشاف کیا ہے کہ پچھلی آسمانی کتابوں میں آپ کی آمد کا ذکر موجود ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ایسا ہی ہے تحقیق سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ دُنیا کے تمام بڑے مذاہب کی مذہبی کتابوں میں آپ کا ذکر موجود ہے۔ ہر نبی اور ہر رسول نے اپنی اُمت کو آپ کی آمد کی خوشخبری سنائی اور سب اُمتیں آپ کے لیے چشمِ براہ رہیں۔ یہ ایک کائناتی اور عالمی حقیقت ہے جس کی طرف کما حقہ توجہ نہیں دی گئی۔ اس قرآنی نقطہ نظر کو سامنے رکھتے ہوئے راقم نے ۱۹۸۶ء میں دُنیا کے تمام غیر مسلموں کے لیے سیرتِ مبارکہ کی تدوین کا آغاز



آمین بجا و سید المرسلین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و ازواجہ و اصحابہ وسلم۔

## جہلیات

لحد میں عشق رُخ شہ کا داغ لے کے چلے  
اندھیری رات سُنی تھی، چراغ لے کے چلے

۶ رمضان المبارک ۱۴۰۸ھ

۲۳ اپریل ۱۹۸۸ء

اساتذہ کرام و احقر محمد عقیل

پرنسپل گورنمنٹ ڈگری کالج

ٹھٹھہ (سندھ، پاکستان)

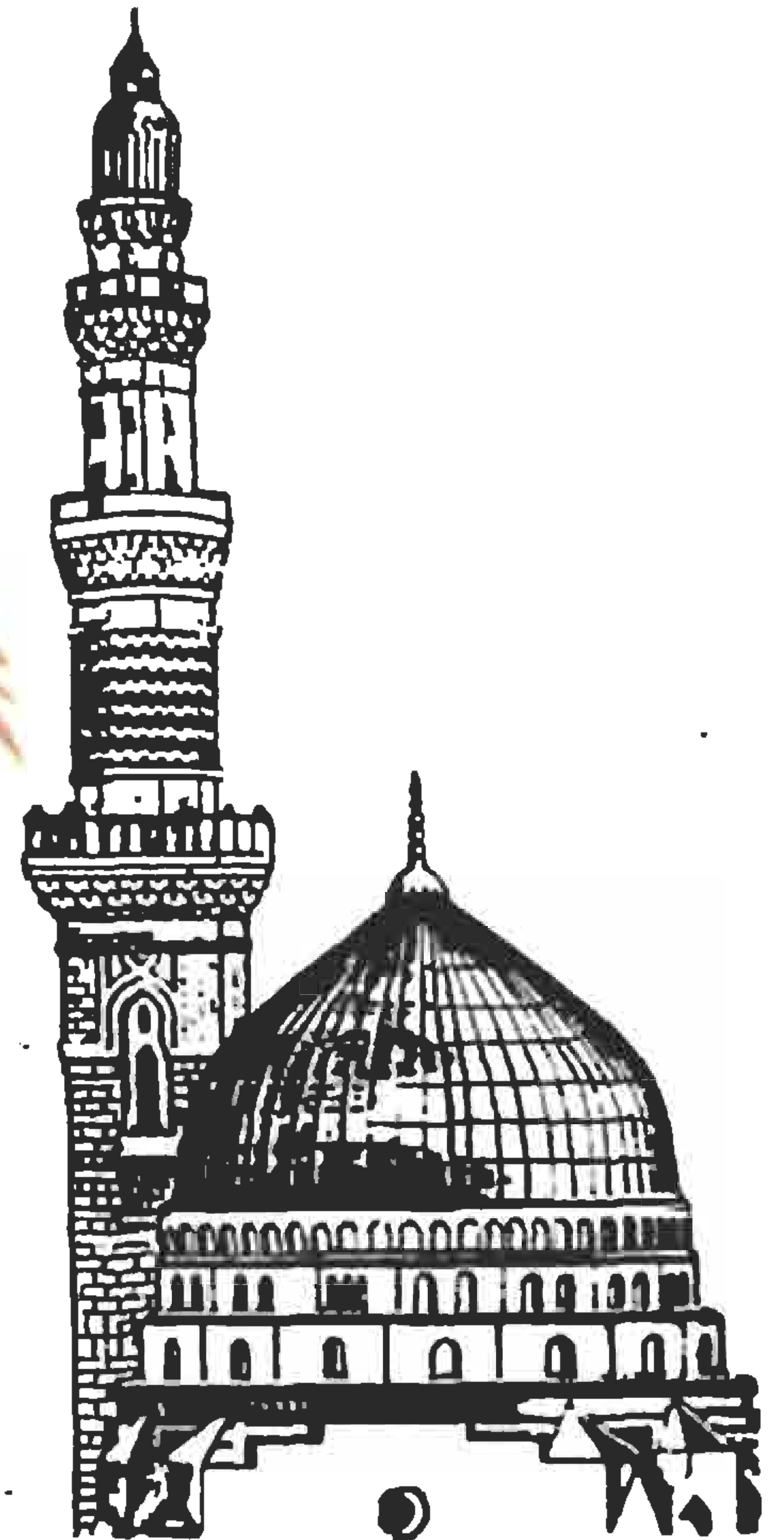
- |    |       |                     |
|----|-------|---------------------|
| ۸  | _____ | ○ — انقلابِ حسین    |
| ۱۰ | _____ | ○ — عیدوں کی عید    |
| ۱۱ | _____ | ○ — اتم بہار        |
| ۱۴ | _____ | ○ — جشنِ بہار       |
| ۱۸ | _____ | ○ — استقبالِ بہار   |
| ۲۲ | _____ | ○ — جمہور و جمہوریت |
| ۲۸ | _____ | ○ — ذکر و اذکار     |
| ۳۰ | _____ | ○ — انفصال و اتصال  |
| ۳۵ | _____ | ○ — کتابیات         |

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(۱)

چاند چمک رہا ہے ، ستارے کھل رہے ہیں ، نور کی چھوڑ پڑ رہی ہے  
 اچانک غلغلہ مچا ہوا ، ایک نندا دینے والا نندا دے رہا  
 تھا ۔ لوگو! صدیوں سے جس ستارے کا انتظار تھا ، دیکھو دیکھو  
 آج وہ طلوع ہو گیا ۔ آج وہ آنے والا آگیا ۔  
 دادی مکتے کے سناتے میں یہ آواز گونج گئی ، سب حیران ، یہ ماجرا کیا ہے ؟  
 کس کا انتظار تھا ، کون آرہا ہے ؟  
 ہاں سوئے والوں جاگ اٹھوا آنے والا آگیا ۔ نور کی چاند  
 پھیل گئی ، میلوں کی مسکتیں سٹ گئیں ، بھرے شام کے محبت نظر آنے لگے ،  
 سارے عالم میں چاندی ہو گیا ، ہاں ، یہ کون آیا سویرے سویرے ؟  
 وہ کیا آتے رحمت کی برکھا آگئی ، نور کے بادل چھا گئے ، دور دور تک بارش  
 ہو رہی ہے ، چاندی بہہ رہی ہے ، حد نظر تک نور کی چادر تنی ہے ، عجب  
 سماں ہے ، عجب منظر ہے ! ایسا منظر تو کبھی نہ دیکھا  
 تھا ! تاریکیاں چھٹ گئیں ، روشنیاں بکھر گئیں ، جدھر دیکھو نور  
 ہی نور ، جدھر دیکھو بہار ہی بہار ۔ تازگی انکڑاٹیاں لے رہی  
 ہے ، سرتیں پھوٹ رہی ہیں ، رنگینیاں اپنا رنگ دکھا رہی ہیں ، سارا عالم

پیش نظر وہ نو بہار سجده کو دل ہے بقیار  
 رو کیے سر کو رو کیے ، ہاں یہی امتحان ہے



سے ابو الفوارح محمد الدین اسماعیل ابن کثیر ، میعاد مصطفیٰ ( ترجمہ مولانا افتخار احمد قادری )

مطبوعہ لاہور ۱۹۸۵ء ، ص ۱۳۰



نبایا ہر لہے ، ذرے ذرے پر مستی چھائی ہوئی ہے — ہاں یہ اُجلا  
اُجلا سماں ، یہ ہلکی ہلکی سی فضا میں ، یہ مست مست ہوائیں ، جھوم جھوم کر  
جشنِ بہاراں کے گیت گارہی ہیں ۔

ہاں بہار آئی ، بہار آئی ۔ ۔ ۔ زندگی میں بہار آئی ، دماغوں میں بہار  
آئی ، دلوں میں بہار آئی ، روحوں میں بہار آئی ، علم و حکمت میں بہار آئی ، تہذیب و  
تمدن میں بہار آئی ، فکر و شعور میں بہار آئی ، عقل و فرد میں بہار آئی ۔  
برسوں کی ہتھکڑیاں کٹ گئیں ، صدیوں کی پٹریاں ٹوٹ گئیں ، گٹھ گٹھ سی فضا میں  
بدل گئیں ، مُندی مُندی سی آنکھیں روشن ہو گئیں ، بجلی بجلی سی طبیعتیں سنبل گئیں ، رُندھی  
رُندھی سی آوازیں کھٹکھٹانے لگیں ۔ ۔ ۔ ڈوبتے ہوئے اُبھرنے لگے ،  
سہمے ہوئے چپکنے لگے ، ردتے ہوئے ہنسنے لگے ۔ صدیوں کے دبے ہوئے ، پے  
ہوئے سرفراز ہونے لگے ، خون کے پیاسے مُجبت کرنے لگے ، ہارنے والے جیتنے  
لگے ۔ بکھرے ہوئے خیال یک جا ہو گئے ہمنشر قوتیں سمٹ  
گئیں ، ضعیف و ناتواں ایک قوت بن کر اُبھرے اور دُنیا نے پہلی مرتبہ جانا کہ  
انسان احسنِ تقویم میں بنایا گیا ، "اشرافُ المخلوقات" کے منصبِ عالی پر فائز کیا  
خداوندِ اعلیٰ سے سرفراز کیا گیا ۔ ۔ ۔ زندگی نے ایسا سنگِ گدھ کیا  
کہ سب جھانکنے لگے ، سب دیکھنے لگے ، سب تگنے لگے ، سب باتیں لینے لگے ،  
سب فدا ہونے لگے ، سب آرزوئیں کرنے لگے ، سب تمنائیں کرنے لگے ۔  
وہ کیا آئے کائنات کا ذرہ ذرہ دل کش و دل ربا معلوم ہونے لگا ۔

ہاں آج اُن کی آمد آمد کا دن ہے ، آج عید کا دن ہے ، آج خوشی کا دن

ہے ۔ ایسا حسین انقلاب آیا کہ دُنیا نے اس سے پہلے  
کبھی نہ دیکھا تھا ۔ ایسی بہار آئی کہ دُنیا نے اس سے پہلے کبھی نہ دیکھی

تھی ۔ ایسا حسین آیا کہ دُنیا نے ایسا حسین تو کبھی نہ دیکھا  
تھا ۔ ہاں ۔

بے مثال کی ہے مثال دہ سن  
خوبی یار کا جواب کہاں؟

۲

عید کا دن ہے ، بچے خوشیاں منارہے ہیں ۔ ۔ ۔ وہ جانِ جاناں  
دیکھ دیکھ کر خوش ہو رہا ہے ۔ ۔ ۔ فاروقِ اعظم حاضر ہوتے ہیں  
بچوں کو تنبیہ فرما رہے ہیں ۔ ۔ ۔ یہ کیا ہو رہا ہے ؟  
خود دیکھتے دیکھتے وہ جانِ جاں ، وہ رؤف و رحیم ، رحمۃ اللعالمین فرما  
رہا ہے ۔ ۔ ۔ پھوڑو پھوڑو اے عمر ! ان بچوں کو چھوڑ دو ۔ ہاں  
ہر قوم کی ایک عید ہوتی ہے ۔ آج ہماری عید ہے ۔  
اور دیکھتے دیکھتے حضرت عیسیٰ علی نبیاء و علیہ السلام کے حواری التجار رہے ہیں اور آپ  
ہاتھ اٹھاتے پروردگارِ عالم سے دُعا مانگ رہے ہیں ۔  
اے اللہ ! اے پالہنہار ! آسمان سے ہمارے لیے (بچے پکاتے کھانوں کے)  
خوانِ آمار تاکہ وہ ہمارے اگلے اور پچھلوں کے لیے ، عید ہو جائے ۔



اللہ کے محبوبوں اور پیاروں کی ولادت کے دن معمولی دن نہیں، رب کریم  
حضرت یحییٰ علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے فرما رہا ہے :-  
اور سلامتی ہے اُس دن جس دن پیدا ہوئے۔

اور دیکھتے دیکھتے حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام، ایک طفل شیرخوار، گہوارے میں لیٹے کیا فرما رہے ہیں۔

۱۰  
 اہل سلامتی مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا

اللہ اللہ یومِ ولادت کا ذکر فرما کر دنیا والوں کو بتا دیا کہ دنیا میں آنے والے آتے  
ہی ہیں مگر ہمارے محبوبوں اور پیاروں کا آنا کچھ اور ہی بات ہے، اُن کی زندگی کا  
یہ دن یادگار دن ہے، ہاں سلام ہو اُس دن پر! بیشک یہ یادگار دن ہے

حضرت انور صلی اللہ علیہ وسلم سے ”پیر“ کے دن کے لیے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا :-

”میں پیر ہی کے دن پیدا ہوا ہوں اور پیر کے دن مجھے پر وھی نازل ہوئی اور پیر کے دن ہجرت کی ہے۔“

۱۔ قرآن کریم ، سورۃ مریم ، آیت نمبر ۱۵

۳۲ قرآن کریم ، سورۃ مریم ، آیت نمبر ۳۳

۱۔ ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰

(ب) ابی الحسن علی ابی حمزہ ابن اثیر:۔ اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ مطبوعہ ۱۳۸۶ھ ج ۱ ص ۲۱-۲۲

ظہور قدسی ۱۳۵۹ھ میں پیر کے روز ہوا ، جب یہ خوشخبری آپ کے چچا ابولہب کو اس کی کنیز ثویبہ نے سنائی تو ابولہب نے خوشخبری سننے ہی اس کو آزاد کر دیا۔  
 اللہ اللہ آپ کی آمد آمد نے سب سے پہلے عورتوں کو آزادی کا مژدہ سنایا۔  
 جو صدیوں سے پس رہی تھیں۔ یہ پہلا جشن تھا پھر دوسرا جشن  
 آپ کے دادا حضرت عبدالطلب نے منایا اور آپ کا حقیقہ کیا۔ جب ہم  
 قرآن حکیم کو دیکھتے ہیں تو وہاں آپ کی تشریف آوری پر بطور خاص احسان جنایا جا رہا ہے  
 اللہ کی نعمتیں تو

۱۷ قرآن حکیم : سورۃ ابراہیم ، آیت نمبر ۷

۵۲ قرآن حکیم: سورۃ بقرہ، آیت نمبر ۱۲۵، سورۃ آل عمران، آیت نمبر ۹۷

۳۵ (۱) ، ابو الفضل شہاب الدین احمد علی ابن حجر عسقلانی : فتح الباری شرح صحیح البخاری ، ج ۹ ، ص ۱۱۸

(ب) عبدالرزاق صفائی: مُصَنَّف، ج ۷، ص ۴۸

(ج) بدرالدین عینی، عمدہ القاری شرح مجمع البحاری، ج ۲، ص ۹۵



بہت ہیں، بے حد و بیشمار مگر جانِ نعمت آپ ہی ہیں، اسی لیے احسانِ جبار ہے اور ارشاد ہو رہا ہے۔

یقیناً اللہ نے مومنوں پر احسان فرمایا کہ اُن میں ایک عظیم الشان رسول بھیجا۔ یہی نہیں بلکہ انعام و احسانِ عظیم کا چرچا کرنے کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا۔ اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کر دو۔  
چرچا بھی کرو، خوشیاں بھی منادو، شادیاں بھی رچاؤ۔۔۔۔۔ ارشاد ہو رہا ہے۔

اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آئی اور دلوں کی صحت اور ہدایت و رحمت ایمان والوں کے لیے۔  
آپ فرما دیجئے کہ اللہ ہی کے فضل اور اس کی رحمت (سے ہے) اس پر چاہتے کہ خوشی کریں۔ وہ اُن کے سب دھن دولت سے بہتر ہے۔  
بیشک آپ کی ذاتِ قدسی سب دھن دولت سے بہتر ہے جیسی تو یہ اعلان فرمایا۔  
آپ فرما دیجئے، اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی، اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے، اور تمہاری پسند کے مکان۔  
یہ چیزیں اللہ، اس کے رسول اور اس کی راہ میں ملنے سے

زیادہ پیاری ہوں تو راہ دیکھو کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔

اللہ ایک ایک کر کے وہ سب چیزیں گناہوں میں آنے والے ہر انسان کا جن میں دل اُبھتا ہے۔۔۔۔۔ ایک ایک چیز اپنی طرف کھینچتی ہے۔  
ایک ایک چیز دل بھاتی ہے۔۔۔۔۔ مگر ارشاد ہو رہا ہے کہ اگر اللہ اور اس کے رسول کی غلامی منظور ہے تو یہ سب چیزیں چھوڑنی ہوں گی۔ سب چیزوں سے دل ہٹانا ہو گا۔۔۔۔۔ بس اُسی سے دل لگانا ہو گا۔۔۔۔۔  
خود حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں۔

تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اُس کے باپ، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں۔  
میں محبت نہیں تو کچھ نہیں۔۔۔۔۔ ساری عبادتیں، ساری ریاضتیں، ساری شہب بیداریاں، زہد و تقویٰ کی ساری داستانیں۔۔۔۔۔ سب بیسچ ہیں۔

۱۔ سورۃٰ النکاح : سورۃٰ توبہ ، آیت نمبر ۲۴

۲۔ (ا) ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری شریف ، ج ۱ ، ص ۱۴

(ب) ابو عبد اللہ دلی الدین محمد عبد اللہ خطیب تبریزی : مشکوٰۃ شریف ج ۱ ، ص ۱۴۰

(ج) ابوالحسن بن الکمال قشیری نیشاپوری : مسلم شریف ، ج ۱ ، ص ۱۴۰ - ۱۴۱

۱۔ قرآن حکیم ، سورۃٰ آل عمران ، آیت نمبر ۱۶۴

۲۔ قرآن حکیم ، سورۃٰ فضل ، آیت نمبر ۱۱

۳۔ قرآن حکیم : سورۃٰ یونس ، آیت نمبر ۵۷ - ۵۸



ہاں ذکر تھا ولادت باسعادت پر خوشیاں منانے اور شادیاں رچانے کا۔۔۔۔۔  
 ﷺ میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان نبوت فرمایا اور اسی کے ساتھ ساتھ  
 پھر اپنا حقیقہ کیا اور اس طرح گویا جشن ولادت فرمایا۔۔۔۔۔ یہی نہیں  
 آپ نے منبر پر کھڑے ہو کر اپنا حسب و نسب اور حالات زندگی بیان فرمائے۔۔۔  
 حضرت آدم علیہ السلام کا ذکر ولادت فرمایا۔ حضرت ابراہیم، حضرت  
 موسیٰ، حضرت عیسیٰ علیہم السلام کے حالات بیان فرمائے۔۔۔۔۔ بعض  
 صحابہ کرام کو حکم دیا اور انھوں نے آپ کا ذکر ولادت اور شمائل و فضائل بیان کئے  
 اور آپ نے خود سماعت فرمائے۔۔۔۔۔ دربار رسالت مآب  
 صلی اللہ علیہ وسلم میں متعدد صحابہ نے نعتیہ قصائد پیش کئے، آپ خوش ہوئے اور  
 دعائیں دیں۔۔۔۔۔ ۹۳ھ / ۶۱۱ء میں غزوہ تبوک سے واپسی پر سرکار  
 دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہیں، آپ کے عم محترم حضرت  
 عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوتے ہیں اور ذکر ولادت کے لیے اجازت طلب فرماتے

۱۔ شاہ احمد سعید ہاجر مدنی: اثبات الولد والقیام، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۳ء، ص ۲۳

۲۔ (ا) امام ابراہیم بن محمد بن عیسیٰ ترمذی: ترمذی شریف، ج ۲، ص ۶۹۰-۶۹۷

(ب) مسلم بن حجاج قشیری: مسلم شریف، ج ۲، ص ۴۱۷

(ج) ابو عبد اللہ ولید الدین محمد عبد اللہ خطیب تبریزی: مشکوٰۃ شریف، ج ۲، ص ۱۱۹-۱۲۳

۳۔ (ا) ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل: بخاری شریف، ج ۲، ص ۲۳۹، ۲۸۳-۲۸۴

(ب) ابو عبد اللہ ولید الدین محمد عبد اللہ خطیب تبریزی: مشکوٰۃ شریف، ج ۲، ص ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۵

۴۔ علامہ محمد رضا مصری: محمد رسول اللہ، مطبوعہ لاہور، ص ۷۶

۵۔ محمد بن طوی الماکلی الجسنی: حلال الاختفال بالمولد النبوی الشریف، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۵ء، ص ۱۰

ہیں۔۔۔۔۔ دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مل  
 گئی۔ خوشی خوشی، لبک لبک کے یہ منظوم مولود نامہ پیش فرما رہے ہیں۔۔۔

۱۔۔۔۔۔ آپ پہلے سایوں میں تھے اور منزل مخصوص میں تھے جہاں  
 پتوں سے بدن ڈھانپا گیا۔

۲۔۔۔۔۔ پھر آپ باد میں اُترے، اس وقت آپ نہ بشر تھے،  
 نہ گوشت پوست اور نہ خون بستہ۔

۳۔۔۔۔۔ بلکہ وہ آب صافی جو کشتی پر سوار تھا جب طوفان نے  
 بُت و نسر کے پوجنے والوں کو ڈبو ڈالا۔

۴۔۔۔۔۔ آپ صلب سے رحم کی طرف منتقل ہوتے رہے۔ یوں  
 ایک عالم سے گزر کر دوسرے عالم میں آتے رہے۔

۵۔۔۔۔۔ آپ آتش خلیل میں چھپے چھپے داخل ہوئے، جب ان کے  
 صلب میں تھے تو وہ کیوں کر جلتے؟

۶۔۔۔۔۔ تاں کہ آپ کا محافظ وہ عظیم الشان گھرانہ ہوا جو ہندو مت پر  
 ہے۔

۷۔۔۔۔۔ جب آپ پیدا ہوئے، آپ کے نور سے زمین چمک  
 اٹھی اور آفاق روشن ہو گئے۔

۸۔۔۔۔۔ تو اب ہم اس ضیاء نور میں نہیں اندھایت کے راستوں  
 پر چل رہے ہیں۔

دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ پہلا ذکر ولادت تھا جس کا سلیقہ

۱۔ ابو الفضل محمد الدین اسماعیل ابن کثیر: میقات مصطفیٰ، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۵ء، ص ۲۵



حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ہم کو بتایا \_\_\_\_\_ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے بھی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ولادت اور آپ کے فضائل و شمائل بیان فرماتے تھے۔ اور ذکر رسول کی محفل سجانے کا سلیقہ جلیل القدر امام، حضرت امام بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سکھایا۔ جب آپ محبوب کی باتیں سناتے اور ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تو کیا کرتے؟ توجہ فرمائیے اور ذرا غور سے سینے :-

پہلے غسل فرماتے، خوشبو لگاتے، نئے کپڑے پہنتے، طلیسان اوڑھتے اور عمامہ باندھتے، چادر سر مبارک پر رکھتے، اُن کے لیے ایک تخت مثل عروس بچھایا جاتا۔ اس وقت باہر تشریف لاتے اور نہایت حضور شروع شروع سے اُس پر جلوں فرماتے اور جب تک حدیث بیان کرتے اگر سُلگاتے اور اس تخت پر اُس وقت بیٹھتے تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرنی ہوتی تھی۔

عرض کیا گیا آپ اتنا اہتمام کیوں فرماتے ہیں؟ فرمایا: مجھے تعظیم رسول سے پیار ہے، میں بغیر وضو اور سکون و وقار کے حدیث بیان نہیں کرتا تھا۔

اللہ اللہ یہ سب امت کے مسلم امام جنہوں نے عمر بھر امت مسلمہ کو قرآن و

۱۔ ابو عبد اللہ ولی الدین محمد عبد اللہ خلیب تبریزی، مشکوٰۃ شریف، ج ۲، ص ۱۳۲-۱۳۳

۲۔ ابو عبد اللہ ولی الدین محمد عبد اللہ خلیب تبریزی، مشکوٰۃ شریف، ج ۲، ص ۱۳۰

۳۔ احمد رضا خاں: آثار القیامہ (۱۲۹۹ھ) مطبوعہ لاہور ۱۹۷۹ء، ص ۲۴

حدیث کا درس دیا۔

اگر ادب سیکھنا ہے تو ان سے سیکھتے، اگر تعظیم کا سلیقہ سیکھنا ہے تو ان سے سیکھتے یقیناً یہ ایک فریضہ ہے جو ہر عاشق کو ادا کرنا چاہیے۔ اس لیے یہ سلسلہ آگے بڑھتا گیا اور رفتہ رفتہ قانون انہی کے مطابق منظم و مربوط ہوتا گیا۔ خلفائے راشدین تابعین، تبع تابعین اور علمائے امت نے سنتوں کو ایک نظم دیا۔ گھر بنانے والے، بننے لگے گھر بنایا اور سجانے والوں نے اس کو خوب سجایا اور سجانے کا حق ادا کر دیا، اللہ تعالیٰ ان سے راضی رہے اور اُن پر اپنی بیکراں رحمتیں نازل فرماتے رہیں! محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم تیسری چوتھی، بحری میں نظم میں آپ کی تھی پھر آج سے سات سو برس پہلے ایک نیک باطن اور متقی انسان عمر بن محمد موصی علیہ الرحمہ نے اس کو اضابطہ قائم کیا۔ ان کی پیروی میں مجاہد کبیر سلطان صلاح الدین ایوبی کے عزیز سلطان اربل حکم ابو سعید مظفر الدین نے ساتویں صدی میں سرکاری سطح پر جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منایا۔ ابن خلکان اربلی شافعی (م ۶۸۱ھ / ۱۲۸۳ء) اس جشن کے عینی شاہد ہیں۔ تاریخ مرآۃ الزمان کے مطابق اس جشن پر لاکھوں روپے خرچ کئے جاتے تھے۔ ساتویں صدی ہجری کے آغاز میں ایک جلیل القدر عالم ابو الخطاب عمر بن حسن دحبیہ کبیری اندلسی ہنسی (م ۶۳۰ھ / ۱۲۳۲ء) نے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک

۱۔ محمد بن علی یوسف دمشق شافعی، سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد

۲۔ عبد الحق ہاجرکی: الدر المنظم فی حکم عمل مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۳۔ قاضی شمس الدین احمد بن برہم بن خلکان، وفیات الدعیان انبار انبار الزمان، مطبوعہ قاہرہ ۱۹۳۰ء

۴۔ علامہ محمد رضا مصری، محمد رسول اللہ، مطبوعہ لاہور، ص ۲۳











برکت سے رہتا ہے۔

یہ تھے اُس محدث وقت کے تاثرات جو عالم اسلام میں آج سے تقریباً ۹ سو سال پہلے پیدا ہوئے۔۔۔۔۔ اللہ اللہ محبت والے کب سے اپنے محبوب کی یاد مناتے چلے آ رہے ہیں! حافظ ابو الخیر سخاوی نے لکھا ہے کہ مقررہ اندلس مغرب کے بادشاہ بڑی شان و شوکت سے جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم مناتے چلے آ رہے ہیں اور نور الدین ابوسعید بורانی نے لکھا ہے کہ اس مبارک موقع پر اطراف و جوانب کے علماء جمع ہوتے ہیں اور یہ شان و شوکت دیکھ کر کافر و کمرادوں جلتے ہیں۔۔۔۔۔ پاکستان میں بھی سرکاری وغیر سرکاری سطح پر بڑے تزک و احتفام سے جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منایا جاتا ہے۔

ہم شعوری یا غنسیر شعور طور پر یہود و نصاریٰ اور کفار و مشرکین کی عادتیں اور رسمیں اس میں قبول کرتے چلے جاتے ہیں حتیٰ کہ اُن رسموں کو بھی اپنا رہے ہیں جنہوں نے معاشرے سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کو مٹا دیا۔۔۔۔۔ وقت آگیا ہے کہ ہم اپنے ضمیر سے پوچھیں کہ اللہ کے محبوب اور پیارے زیادہ مستحق ہیں کہ ہم اُن کی عادتیں اپنائیں یا اللہ اور رسول کے دشمن؟ یقیناً اللہ کے محبوب زیادہ مستحق ہیں تو پھر قیل و قال اور جہل و حجت کو ترک کر کے ہم کو معقول راہ اختیار کرنی چاہیے اور اللہ کے محبوبوں کی راہ پر چلنا چاہیے کہ قرآن حکیم نے اسی راہ کو صراطِ مستقیم کہا ہے۔۔۔۔۔ سچ یہ ہے کہ محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اے جمال الدین عبدالرحمن ابن ابی بکرزی: بیان میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم، مطبوعہ لاہور، ص ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴



کاروان حیات رواں دواں ہے۔ اس کو قرار نہیں، یہ بے قرار ہے۔ نہ معلوم کب ارواح کو پیدا کیا گیا پھر وہ سفر کرتیں نہ جانے کب اس عام آب و گل میں آئیں۔ حیران، پریشان یہ دنیا ہے یا کوئی عجائب خانہ؟ یہاں رنگ برنگ کے اقوال و اعمال اور ماکولات و مشروبات کا ایک ڈھیر لگا ہے۔ کیا کہیں، کیا نہ کہیں؟ کیا کریں کیا نہ کریں؟ کیا کھائیں، کیا نہ کھائیں؟ کیا پیئیں، کیا نہ پیئیں؟ عقل حیران ہے دل پریشان ہے۔ قربان جاتیے اس رجن ورجیم کے کہ اس رؤف ورحیم کو بھیجا جس نے خوب، ناخوب اور جائز و ناجائز کی ہم کو تمیز سکھائی اور اعلان فرمایا :-

\_\_\_\_\_ حلال وہ ہے جس کو اللہ نے اپنی کتاب میں حلال کیا  
\_\_\_\_\_ اور حرام وہ ہے جس کو اللہ نے اپنی کتاب میں حرام کیا  
\_\_\_\_\_ اور جس سے خاموشی اختیار فرمائی وہ عفو ہے۔

اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے جو عفو و مباح ہے اس میں بحث و

لے (۱)۔ ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، بخاری شریف، ج ۱، ص ۱۱۴ - ۱۱۸

(ب) ابو عبد اللہ ولی الدین محمد عبد اللہ خطیب تبریزی، مشکوٰۃ شریف، ج ۱، ص ۵۵ - ۵۹

(ج) عبد الحق محدث دہلوی، اشعۃ اللمعات، ج ۱، ص ۱۳۷ - ۱۳۸

مباحثہ کی اجازت نہ دیتی کہ ایسے امور میں بحث و مباحثہ قلت میں تفرقہ پیدا کرتا ہے لیکن اگر پھر بھی کوئی ایسے امور میں بحث و مباحثہ کرتا ہے اور اپنی طرف سے حلال و حرام کا حکم لگاتا ہے تو اس کے لیے قرآن حکیم میں یہ وعید اور تنبیہ موجود ہے :-

اور نہ کہو اسے جو تمہاری زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے تاکہ اللہ پر جھوٹ باندھو بیشک جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ کبھی فلاح نہیں پاسکتے۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے امور کے جواز و استحباب کے بارے میں، جن کے متعلق کتاب اللہ میں خاموشی اختیار فرمائی، ہمارے سامنے تین اصول رکھے ہیں، ہر بات کو، ہر کام کو ان اصولوں پر آسانی سے جانچا جاسکتا ہے۔

زمانہ متحرک ہے، ایک حالت پر نہیں رہتا، معاشرے میں تبدیلیاں آتی رہتی ہیں، یہ ایک فطری عمل ہے، اس کو کوئی نہیں روک سکتا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اصول متعین کر کے ان تبدیلیوں کا رُخ بھی متعین کر دیا اور ایک بڑی اکھنڈ ختم ہو گئی۔

پہلا اصول

جس چیز کو مسلمان چھا سمجھیں وہ چیز اللہ کے نزدیک بھی اچھی ہے۔

لے (۱)۔ ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، بخاری شریف، ج ۱، ص ۱۱۴ - ۱۱۸

(ب) ابو عبد اللہ ولی الدین محمد عبد اللہ خطیب تبریزی، مشکوٰۃ شریف، ج ۱، ص ۵۵ - ۵۹

(ج) عبد الحق محدث دہلوی، اشعۃ اللمعات، ج ۱، ص ۱۳۷ - ۱۳۸  
\_\_\_\_\_ قرآن حکیم، سورۃ نحل، آیت نمبر ۱۱۵  
\_\_\_\_\_ امام محمد، موطا امام محمد، ص ۱۰۳

(د) ابن قیم: کتاب المدح، ص ۱۰



جس نے اسلام میں اچھا طریقہ نکالا تو اس کے لیے اس کا ثواب ہے اس کے بعد اس پر عمل کرنے والوں کا ثواب ہے جب کہ بعد والوں کے ثواب میں کمی نہیں کی جائیگی اور جس نے اسلام میں بُرا طریقہ نکالا تو اس پر اس کا گناہ ہے اور اس کے بعد اس پر عمل کرنے والوں کا گناہ ہے جب کہ بعد والوں کے گناہوں میں کمی نہیں کی جائے گی۔

تیسرا اصول جس نے ہمارے دین میں ایسی چیز ایجاد کی جس کی اہل دین سے نہیں، وہ مردود ہے۔

جس کو اللہ نے پسند فرمایا یا اس کے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے صحابہ نے پسند فرمایا یا تابعین و تبع تابعین نے ————— صحابہ امت نے پسند فرمایا یا علمائے اسلام کی اشریت نے، شریعت کی اصطلاح میں یہ سب دین میں سے ہے، دین سے جدا نہیں ————— مندرجہ بالا اختلاف کی روشنی میں ایسے امور کے لیے جن کو مسلمانوں کی اکثریت اچھا نہیں سمجھتی، یا وہ امور جن کی اصل دین سے نہیں، ایسے تمام نو پیدا امور کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے بدترین امور قرار دیا ہے ————— اس حدیث مبارکہ سے یہ مطلب لینا کہ ہر نو پیدا بات گمراہی ہے، صحیح نہیں ————— اس دعوے کو عقل تسلیم کرتی ہے اور نہ شریعت بلکہ ایسی نامعقول باتوں کو شارع اسلام علیہ السلام سے

۱۔ اہل اسلام بن حجاج قشیری، کلم شریف، ج ۲، ص ۱۸

۲۔ اب، عبدالحق محدث دہلوی، اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ، ج ۱، ص ۱۵۷

۳۔ اب، ابو عبد اللہ دلی الدین محمد عبد اللہ خطیب تبریزی، مشکوٰۃ شریف، ج ۱، ص ۲۹-۵۰

۴۔ اب، علی قاری بن سلطان محمد ہرودی، مرقاة شرح مشکوٰۃ، ج ۱، ص ۲۱۵ (ج ۱ عبدالحق محدث دہلوی، اشعۃ اللمعات، ج ۱، ص ۲۵)

۵۔ (د) یوسف سید اسماعیل دہلوی، اولیٰ الابدان مطبوعہ ۱۹۸۷ء، ص ۲۳۵

۶۔ ابو عبد اللہ دلی الدین محمد عبد اللہ خطیب تبریزی، مشکوٰۃ شریف، ص ۲۸۲

منسوب بھی کرنا چاہتے ————— جس نے بہت اسلامیہ حکمت و دانائی کی تعلیم دی، معاذ اللہ وہ ایسی غیر حکیمانہ بات نہیں فرما سکتا ————— متلاشیان حق کے لیے مندرجہ بالا اصولوں کے علاوہ ایک اور حکیمانہ ہدایت فرمادی، آپ نے فرمایا: تم سواد اعظم کی پیروی کرو، جو اس سے جدا ہوا جہنم میں گیا۔

مشکوٰۃ شریف کی شرح مرقاة میں سواد اعظم کی تشریح کرتے ہوئے یہ وضاحت کی ہے۔

۱۔ سواد اعظم سے مراد وہ جماعت ہے جس میں مسلمانوں کی اکثریت ہو۔

یہی وہ جماعت ہے جس کے متعلق حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے جو جماعت سے جدا ہوا جہنم میں گیا۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو اکثریت کیساتھ رہنے کی شدید تاکید فرمائی ہے۔ آپ نے بڑے دل نشین انداز میں اس حقیقت کو سمجھایا ہے اور ایک حدیث میں گمراہی کی ساری قسموں کو بیان فرما کر ہدایت کی راہ دکھائی ————— آپ نے فرمایا:۔

جس طرح بکری کے لیے بھیڑ یا ہے اسی طرح شیطان انسان کے لیے

بھیڑ یا ہے۔ (بھیڑیٹے کی عادت ہے کہ وہ)

گلہ سے بھاگنے والی ————— اور —————

۱۔ اب، ابو عبد اللہ دلی الدین محمد عبد اللہ خطیب تبریزی، مشکوٰۃ شریف، ج ۱، ص ۵۸

۲۔ اب، علی قاری بن سلطان محمد ہرودی، مرقاة شرح مشکوٰۃ، ج ۱، ص ۲۳۹-۲۵۰

۳۔ (ج) عبدالحق محدث دہلوی، اشعۃ اللمعات، ج ۱، ص ۱۳۲

۴۔ علی قاری بن سلطان محمد ہرودی، مرقاة شرح مشکوٰۃ، ج ۱، ص ۲۳۹

۵۔ ابو عبد اللہ دلی الدین محمد عبد اللہ خطیب تبریزی، مشکوٰۃ شریف، ج ۱، ص ۵۸



اور  
دور چلی جانے والی — اور ایک جانب رہ جانے والی —  
بکریوں کو پکڑ لیتا ہے — تم اپنے آپ کو گھاٹیوں  
سے بچاؤ — اور —

ہر حال میں ”جماعت“ اور ”جمہور“ کے ساتھ رہو۔  
اس حدیث شریف میں تین قسم کے گمراہوں کا ذکر فرمایا ہے :-  
— ایک وہ جو سواد اعظم کو چھوڑ کر چلے گئے۔  
— دوسرے وہ جنہوں نے، سواد اعظم کو چھوڑا تو نہیں، خود  
کو ”سواد اعظم“ سے وابستہ کہتے ہیں مگر دور چلے گئے۔  
— تیسرے وہ جنہوں نے سواد اعظم کو چھوڑا بھی نہیں، دور  
بھی نہیں گئے مگر ایک طرف ہو گئے۔

گمراہوں کا ذکر کر کے فرمایا جس طرح بھیڑ یا گلہ کو چھوڑنے والی، دور چلے جانے  
والی، اور ایک طرف ٹورہ جانے والی بکریوں کو پکڑ لیتا ہے اسی طرح سواد اعظم کو  
چھوڑ کر جانے والوں یا دور چلے جانے والوں یا ایک طرف ٹورہ جانے والوں کو  
شیطان پکڑ لیتا ہے — اسی لیے آپ نے مسلمانوں کو شدید تاکید  
فرمائی :-

تم اپنے بھائیوں کو گھاٹیوں سے بچاؤ۔

۱۔ ابو عبد اللہ ولی الدین محمد عبداللہ خطیب تبریزی، مشکوٰۃ شریف، مطبوعہ کراچی، ص ۳۱  
۲۔ ایضاً، ص ۳۱۔

اور ساتھ ہی فرمایا: — ہر حال میں جماعت اور جمہور کے ساتھ رہو۔  
اس آخری ہدایت نے کسی بحث و مباحثہ کی گنجائش نہ چھوڑی اور اس خام خیالی کا  
زالہ فرما دیا کہ کوئی کہنے والا یہ نہ کہے کہ ہماری جماعت میں تو پڑھنے لکھنے زیادہ ہیں  
اس لیے ہم حق پر ہیں اور فلاں جماعت میں ان پڑھ زیادہ ہیں اس لیے وہ حق پر  
نہیں — اگر غور فرمائیں تو معلوم ہوگا کہ مسلمانوں کی پہلی اکثریت ان پڑھوں  
پر مشتمل تھی — نبی اُمّی، ان پڑھوں میں مبعوث ہوئے اور ان کو دانا د  
بنیاد دیا — کسی جماعت میں ان کا ہونا اس کی دلیل ہے کہ اکثریت ان  
کے ساتھ ہے کیوں عوام کی اکثریت ہمیشہ ان پڑھ رہی ہے۔ بہر حال حضور انور  
صلی اللہ علیہ وسلم کی مسلمانوں کو یہ واضح ہدایت ہے کہ وہ ہمیشہ مسلمانوں کی اکثریت  
اور عوام کے ساتھ رہیں — آپ نے دو ٹوک الفاظ میں فرمایا: —  
جس نے جماعت سے بالشت بھر جُدا کی اُس نے اسلام کا

حلقہ اپنی گردن سے نکال دیا۔  
اگر کوئی پوچھنے والا پوچھنا چاہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ ہدایت  
فرمائی خود قرآن حکیم آپ کے ارشادات کے بارے میں کیا کہتا ہے؟  
تو اس سوال کا تفصیلی جواب قرآن حکیم میں موجود ہے — ایک جگہ  
ارشاد ہوتا ہے :-

۱۔ ایضاً، ص ۳۱

۲۔ ایضاً، مشکوٰۃ شریف، مطبوعہ لاہور، ج ۱، ص ۶۰

۱۔ اب، علی قاری بن سلطان محمد ہروی، مرقاۃ شرح مشکوٰۃ، ج ۱، ص ۵۵

۲۔ ج ۱، عبدالحق محدث دہلوی، اشعۃ اللمعات، ج ۱، ص ۱۳۶



جس نے رسول کا حکم مانا بیشک اُس نے اللہ کا حکم مانا ہے  
پھر فرما بر داری اور اطاعت اس شان کی ہونی چاہیے کہ کسی مسئلے میں جھگڑے  
کی نوبت نہ آئے۔ اس لیے فرمایا :-

اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اور آپس میں جھگڑو نہیں کہ پھر  
بزدلی کرو گے اور تمہاری بندہ صی ہوتی ہو جاتی رہے گی۔

لیکن اگر جھگڑا ہو ہی جائے تو اس کو نمٹانے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اس کا  
حل تلاش کرنے کے لیے اللہ اور اس کے رسول علیہ التحیۃ والتسلیم کی طرف رجوع کیا  
جائے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا :-

پھر اگر تم میں کسی بات پر جھگڑا اٹھے تو اسے اللہ اور اس کے رسول کے  
حضور رجوع کرو۔

صرف رجوع کرنا ہی کافی نہیں بلکہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو دل سے حاکم اور  
عادل تسلیم کیا جائے، اسی لیے فرمایا :-

تو اسے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب  
تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرما  
دو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں گے۔

پھر جو فیصلہ دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے صادر ہو جائے اس میں قیل و  
قال اور بحث و مباحثہ کی گنجائش نہیں۔ اس لیے ارشاد ہوتا ہے :-

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اور دشمن ساز  
اس سے نہ پھرو گے  
لیکن اگر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے سے روگردانی کی گئی تو :-  
اللہ کافروں کو پسند نہیں کرتا ہے

مندرجہ بالا آیات سے یہ واضح ہو گیا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو  
کچھ ارشاد فرمایا ہے اس کو بلا قیل و قال تسلیم کرنا چاہیے، بحث و مباحثہ میں پڑ کر  
خواہ مخواہ قہر کا شیرازہ منتشر نہ کرنا چاہیے جن امور میں اللہ اور رسول نے خاموشی اختیار  
فرمائی ان کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کے مطابق بغیر کسی تردد کے قبول  
کرنا چاہیے۔ اس میں شک نہیں کہ وہ امور جن کو مسلمان اچھا سمجھتے ہیں یا وہ نیک کام  
جو مسلمانوں نے ایجاد کئے یا وہ نوپیدا امور جن کی اصل دین سے ہے یقیناً مستحب اور مستحسن  
ہیں، ایسے امور کا کرنا نہ کرنا نہ کرنا سے بدتر جہا بہتر ہے اور ذکر میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
توسلت ہے۔ اس پر خلفاء راشدین، صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور صحابائے امت  
کا عمل رہا ہے۔ دور جدید میں یہ مجالس عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد ایک  
قلمی اور قومی ضرورت ہے۔

۱	قرآن حکیم ، سورہ نساء ، آیت نمبر ۸۰
۲	قرآن حکیم ، سورہ انفال ، آیت نمبر ۴۶
۳	قرآن حکیم ، سورہ نساء ، آیت نمبر ۵۹
۴	قرآن حکیم ، سورہ آل عمران ، آیت نمبر ۶۵

۱	قرآن حکیم ، سورہ نساء ، آیت نمبر ۲۰
۲	قرآن حکیم ، سورہ آل عمران ، آیت نمبر ۳۳



۳۵  
بزرگوں کی ذریت ہونے کا فخر اور گھنڈہ دل میں نہ پیدا کرے گی تب تک مانگے  
کے سینوں میں اولوالعزمی بلند حوصلگی جو شش زن نہیں ہو سکتی ہے  
اس نفسیاتی پس منظر میں ڈاکٹر اقبال، محافل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اظہار  
خیال کرتے ہوئے کہتے ہیں:-

⑥

حقیقت یہ ہے کہ انبیاء صلحاء کے ذکر اذکار و لوں میں قوت پیدا کرتے  
ہیں اور انسان کو حوصلہ اور ہمت بخشتے ہیں یہ ایک نفسیاتی حقیقت ہے جس کا اندازہ  
قرآن حکیم کے مطالعہ سے ہوتا ہے۔ قرآن حکیم میں بہت سے انبیاء و رسل کا ذکر ہے  
ان کے مصائب و آلام، اُن کی ہمت و استقامت، اُن پر انعام و اکرام کا ذکر ہے  
قرآن حکیم نے ان ذکر و اذکار کی یہ حکمت بیان فرمائی:-

اور (اے محبوب!) ہم رسولوں کے احوال سب کچھ تم سے بیان

کرتے ہیں جس سے تمہارا دل مضبوط کر دیں۔

معلوم ہوا کہ دل کو قوی رکھنے کے لیے اہل عزیمت اور بلند ہمتوں کے احوال  
سننا سنت الہی ہے اور سننا سنت رسول علیہ الیخۃ والتسلیم چنانچہ ڈاکٹر اقبال  
مرحوم مجالس و محافل کے انعقاد پر بحث کرتے ہوئے کہتے ہیں:-

جلے صرف تماشا نہیں بلکہ قومیت کو مضبوط کرنے اور اگلی پھلی

قوم کی شخصیت کو ایک کرنے کے لیے ان کا ہونا ضروری ہے۔۔۔۔۔

جب تک ساری قوم اپنے بزرگوں کے حالات سن کر خود ان عظیم الشان

میرے نزدیک انسانوں کی دماغی اور قلبی تربیت کے لیے نہایت  
ضروری ہے کہ ان کے عقیدے کی رو سے زندگی کا جو نمونہ بہتر ہے وہ  
ہر وقت اُن کے سامنے رہے چنانچہ مسلمانوں کے لیے اس وجہ سے ضروری  
ہے کہ وہ اسوہ رسول کو مد نظر رکھیں تاکہ جذبہ تقلید اور جذبہ عمل قائم رہے  
ان جذبات کو قائم رکھنے کے لیے تین طریقے ہیں:-  
ڈاکٹر اقبال نے جن تین طریقوں کی نشاندہی کی ہے وہ مختصراً یہ ہیں:-  
\_\_\_\_\_ انفرادی طور پر درود و سلام پڑھنا۔

\_\_\_\_\_ اجتماعی طور پر محافل عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کرنا۔

\_\_\_\_\_ کسی بُرشد کامل کی صحبت میں رہ کر اتباع سنت کی عملی تربیت

حاصل کرنا۔

اس میں شک نہیں دور جدید میں مسلمانوں کی دماغی اور قلبی تربیت اور کردار  
سازی کے لیے محافل عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد وقت کی اہم ضرورت ہے۔  
متحدہ عرب امارات کی عدالت عالیہ کے چیف جسٹس شیخ احمد عبد العزیز المبارک محافل  
میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-  
اس تقریب نے لوگوں کے کردار بنانے اور جذبات اُبھارنے  
میں بڑا تاریخی کردار ادا کیا ہے۔

۱۔ نور محمد قاری، میلاد شریف اور علامہ اقبال، مطبوعہ کراچی ۱۹۸۷ء، ص ۵

۲۔ غلام دستگیر رشید، آثار اقبال، مطبوعہ حیدرآباد دکن، ۱۹۲۶ء، ص ۳۰۵

۳۔ ضیاء احمد زانا، انوار قطب مدینہ، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۷ء، ص ۶۲



" " " " " "

۱ قرآن حکیم : سورۃ انفصاح ، آیت نمبر ۱۷۰



کی طرف سے مسلمانوں میں انتشار و افتراق پیدا کرنے، اُن کی قوت کو پارہ پارہ کرنے کے لیے بہت سی ہدایات دی ہیں جن کی ایک طویل فہرست ہے۔ ان ہدایات میں مندرجہ ذیل قابل توجہ ہیں۔

(۱) ضروری ہے کہ دُعا سے یہ ثابت کیا جائے کہ قبروں کو اہمیت دینا اور اُن آرائشات پر توجہ دینا بدعت اور خلاف شرع ہے آہستہ آہستہ ان قبروں کو مسمار کر کے لوگوں کو ان کی زیارت سے روکا جائے۔

(۲) دوسرا کام ہمیں یہ کرنا ہوگا کہ ہم حقیقی سادات اور علمائے دین کے سروں سے اُن کے عمامے اُتروائیں تاکہ پیغمبر خدا سے وابستگی کا سلسلہ ختم ہو اور علمائے دین کا احترام چھوڑ دیں۔

(۳) پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) ان کے جانشینوں اور کلی طور پر اسلام کی برگزیدہ شخصیتوں کی اہانت کا سہارا لے کر اسی طرح شرک و بدعت پرستی کے آداب و رسوم کو مٹانے کے بہانے کو دینے اور دیگر شہروں میں جہاں تک ہو سکے مسلمانوں کی زیارت گاہوں اور مقبروں کی تاراجی ہے۔

ماضی کی تاریخ آپ کے سامنے ہے، آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ دشمن کے ان پوشیدہ عزائم کو کس کس نے پورا کیا اور بعض حضرات اب بھی پورا کرنے میں لگے ہیں شعوری طور پر یا غیر شعوری طور پر، یہ اللہ بہتر جانتا ہے۔ شاید ہمیں نہیں معلوم کہ ہم کس عظیم

بین الاقوامی سازش کا شکار ہیں۔ ماضی میں یہ سازشیں چھپی چھپی سی تھیں مگر اب گردشِ زمانہ نے نقاب الٹ دیا ہے۔ ضرورت ہے کہ ہم ہوشمندی اور تدبیر سے کام لیں، اپنی کمبری ہوئی قوت کو یک جا کریں۔ اس کا آسان طریقہ یہی ہے کہ گزشتہ ڈیڑھ دو صدیوں میں پیدا ہونے والے فرقوں سے دامن کش ہو کر سلفِ صالحین کی اُس راہ کو اپنائیں جس نے ہمیں مد و پروین کا امیر بنایا تھا۔ ہمیں اپنے اسلافِ کرام سے رشتہ جوڑنا چاہیے، دشمنانِ اسلام نے یہ رشتہ توڑا ہے اور ہم کو کہیں کا نہ رکھا۔ شکریہ کہ اب عالمِ اسلام میں ایک نئی لہر آتی ہے، اب عشقِ مصطفیٰ کی بات ہر رہی ہے، ہاں عشقِ مصطفیٰ کی بات ہونی چاہیے۔ اس عشق کی جو این دُعاں سے بے نیاز کر کے آفاقی بنا دیتا ہے۔ جو پستیوں سے نکال کر ہمدوشِ ثریا کر دیتا ہے۔ جو موریے مایہ کو سلیمان بنا دیتا ہے۔

ان اسوۃ رسول علیہ التیمۃ والتسلیم کو دل و جان سے اپنائیے، اُن کی ایک ایک ادا کو دل سے لگائیے۔ ہاں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا چرچا کیجئے۔ محفلِ میلاد سجائیے، جشنِ میلاد منائیے۔ کہ آسمان سے زمین تک اُن کا چرچا ہے، درود و سلام کے گجرے آرہے ہیں، جا رہے ہیں۔

۱۔ (۱) ڈاکٹر محمد عبدالہامانی: علما اذلالہم بحجۃ رسول اللہ، مطبوعہ جدہ، ۱۹۸۸ء

(۲) ابو الحسن علی ندوی: نقوش (رسولِ نبی) مطبوعہ لاہور، ۱۹۸۲ء، ج ۱ ص ۲۳

۳۔ مستی عشقِ مصطفیٰ، قریہ بہ قریہ، کوئٹہ

۴۔ بادۂ فیض جامِ حُسام، کیف عطا ثبوتیو

علیم ناصری



کتابیات

عليك سلام الله يا خير مقصود  
عليك سلام الله يا جامع الكرم  
عليك سلام الله يا مفرج النسم  
عليك سلام الله يا معدن الحكم  
عليك سلام الله يا زين زمزم  
سلم على المصطفى صاحب النعم  
وبلغ صلواتي وتسليمي على روح اكرم

پاکستان

۱۵ رمضان المبارک ۱۴۴۰ھ  
۱۶ ابریل ۱۹۱۹ء  
جمعہ المبارک

- بذل القرآن في حوادث سني النبوة (مقدمه) مطبوعه حيدرآباد سندھ ۱۳۳۱ھ ۱۶ ص ۸۸



# عید میلاد اور علمائے اُمت کے تاثرات

۱

حافظ ابوالفضل شہاب الدین احمد معروف بن حجر عسقلانی  
( ۸۵۲ھ / ۱۴۴۸ع )

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مدینہ شریف تشریف لاتے تو وہاں کے یہودیوں کو  
عاشورہ کا روزہ رکھتے ہوئے دیکھا تو ان سے دریافت فرمایا کہ، ”تم عاشورہ کا روزہ  
ابہوں نے کہا ”یہ دن نہایت مقدس  
ہے، مبارک ہے، اسی دن اللہ نے فرعون کو غرق فرمایا اور موسیٰ علیہ السلام  
کی نجات بخشی اور ہم تنبیہاً اس دن کا روزہ رکھتے ہیں“ حضور علیہ الصلوٰۃ  
والسلام نے فرمایا، ”ہم موسیٰ علیہ السلام کا دن منانے میں تم سے زیادہ  
پس حضور الصلوٰۃ والسلام نے خود بھی روزہ رکھا اور  
حقدار ہیں“  
صحابہ کو روزہ رکھنے کا حکم دیا

( معلوم ہوا جس دن اللہ تعالیٰ کی خاص نعمت کا نزول ہوا یا کسی  
مُصِیبت سے نجات ہو نہ اسی دن بلکہ ہر سال اس تاریخ کو اللہ تعالیٰ  
کا شکر ادا کرنا چاہیے ۔ )

( شاہ احمد سعید مجددی : اثبات المولد والقیام ، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۳ء ص ۲۲ )

- ۱۹ - بدر الدین عینی ، عمدہ القاری شرح صیغ بخاری ، جلد دوم ۔
- ۲۰ - جمال الدین سیوطی : حسن التقصد فی عمل المولد ۔
- ۲۱ - خلیل احمد رانا ، انوار قطب مدینہ ، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۸ء
- ۲۲ - عبدالرزاق ابوبکر بن ہمام بن نافع ، مصنف عبدہ رزاق ۔
- ۲۳ - عبدالحق محدث دہلوی ، اشعۃ اللمعات ، جلد اول ، مطبوعہ کھنور
- ۲۴ - عبدالحق مہاجر ککے ، الدار المنظم فی حکم مولد النبی الاعظم
- ۲۵ - عبدالمسیح ، مولانا ، انوار ساطعہ ( ۱۳۰۷ھ ) مطبوعہ ملاد آباد
- ۲۶ - علی قاری بن سلطان محمد ہروی ، مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ، جلد اول
- ۲۷ - غلام دستگیر رشید : آثار اقبال ، مطبوعہ حیدر آباد دکن ۱۹۳۶ء
- ۲۸ - غلام رسول سعیدی ، مولانا ، مقالات سعیدی ، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۲ء
- ۲۹ - محمد بن علوی المالکی الحسینی : حول الاحتفال بالمولد النبوی اشرف (ترجمہ ادب شاہریاوی) مطبوعہ لاہور
- ۳۰ - محمد بن علی یوسف ، دمشق شامی ، سبیل الہدی دار الشافعی سیرت خیر العباد مطبوعہ لاہور ۱۹۸۶ء
- ۳۱ - محمد رضا مصری : محمد رسول اللہ ، مطبوعہ کراچی
- ۳۲ - محمد طویل نقشبندی ، مولانا ، تحفہ الزائرین حصہ چہارم ، مطبوعہ کراچی ۱۹۸۶ء
- ۳۳ - محمد عبدہ یمانی ، ڈاکٹر ، علموا اولادکم محبۃ رسول اللہ ، مطبوعہ جدہ ۱۹۸۸ء
- ۳۴ - نقوش ( رسول بنبر ) جلد اول ، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۲ء
- ۳۵ - نور محمد قادری ، میلاد شریف اور غلامہ اقبال ، مطبوعہ کراچی ۱۹۸۶ء
- ۳۶ - ہاشم رسول ، حاجی سید ، زندگانی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۱۳۶۴ شمسی (ترجمہ درسی ابن ہشام) جلد اول ، مطبوعہ تہران

۳۷ - ہفرے کے اعترافات ، مطبوعہ لاہور

۳۸ - یوسف سید ہاشم ، اولئہ اہل السنۃ والجماعۃ ( مترجمہ ، مولانا محمد عبدالحکیم شریف قادری )  
مطبوعہ ، لاہور ۱۹۸۶ء



۴  
محدث کبیر علامہ ابن جوزی

(م- ۵۹۷) بغداد شریف (ج ۲۰۱)

یہ عمل حسن (محفل میلاد) ہمیشہ سے حرمین شریفین یعنی مکہ و مدینہ، مصر، یمن و شام، تمام بلاد عرب اور مشرق و مغرب کے رہنے والے مسلمانوں میں جاری ہے اور وہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محفلیں قائم کرتے اور لوگ جمع ہوتے ہیں۔  
(محدث ابن جوزی، المیلاد النبوی، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۶ء، ص ۳۳، ۳۵)

۵  
ابوالعباس تقی الدین ابن تیمیہ حرّانی

$$( \frac{622}{51322} - m )$$

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محفلِ سیدہ کی تعظیم اور سائے نہ محفلِ سیدہ کا انعقاد  
بعض لوگ کرتے ہیں اور اچھے ارادے اور نیک نیت سے اس محفل کو منعقد  
کرنے والے کے لیے سنِ قصد کی بادست اس میں اجرِ عظیم ہوتا ہے نیز اس  
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و تکریم ہے۔

(محمد بن علوی المالکی الحسنی: حوالہ اختصار، بالمولد البیہمی الشریف،  
مطبوعہ لاہور ۱۹۸۳ء، ص ۲۱)

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم اپنی میلاد شریف کے دن کی بہت  
ادر ضرورت کے پیشِ نظر اسے بہت بڑا اور عظیم واقعہ قرار دیتے اور اللہ تبارک و تعالیٰ  
کا شکر ادا فرماتے کہ یہ آپ کے لیے بہت بڑا انعام و اکرام و نعمت ہے نیز اس  
لیے کہ تمام کائنات پر آپ کے وجود و مسعود کو فضیلت حاصل ہے کیوں کہ کائنات  
کی ہر چیز آپ کے وسیلہ عظمیٰ سے خوش بخت قرار پاتی ہے۔

(محمد بن علوی انا کی رحول الاحتفال بالمولد النبوی الشریف، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۳ء، ص ۸۰)

۳  
ابوالخیر شمس الدین محمد بن محمد شیرازی و مشقی معروبا امام ابن جبرری

$$\left( \frac{251}{125} \right)$$

شب میلاد کی خوشی کن وجہ سے جب ابوہب جیسے کافر کا یہ حال ہے (کہ اس کے عذاب میں تخفیف ہوتی ہے)۔ حالانکہ ابوالہب ایسا کافر ہے جس کی مذمت میں قرآن نازل ہوا۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے امّنی مومن و متحد کا حال ہوگا جو حضورؐ کے میلاد کی خوشی میں حضورؐ کی محبت کی وجہ سے اپنی قدرت اور طاقت کے موافق خرچ کرتا ہے۔ ————— قسم ہے میری عمر کی اس کی جزا یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے فضل عمیم، جنات نعیم میں داخل کرے۔

۱۱) قسطنطين، مواهب اللدنیة، مطبوعه مصر، ج ۱، ص ۲۷



## علامہ شہاب الدین احمد بن محمد معروف بام قسطانی

(۲- ۱۲۳۰ھ، ۱۸۱۵ء)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیدائش کے پہلے میں اہل اسلام ہمیشہ سے غفلت منعقد کرتے آتے ہیں اور خوشی کے ساتھ کھانے پکاتے رہے اور دعوت طعام کرتے رہے ہیں۔ اور ان راتوں میں انواع و اقسام کی خیرات کرتے رہے اور سردی ہر کرتے چلے آئے ہیں۔

(ام قسطانی: مہذب اللدنیہ، مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۲۷)

## حضرت شاہ احمد سعید مجددی

(۱- ۱۲۷۷ھ، مدینہ منورہ)

جس طرح آپ خود اپنی ذات پر درود و سلام بھیجا کرتے تھے ہمیں چاہیے کہ ہم آپ کے میلاد کی خوشی میں جلسہ کریں، کھانا کھلائیں اور دیگر عبادات اور خوشی کے جو طریقے ہیں (ان کے) ذریعے شکر بجالائیں۔

(شاہ احمد سعید مجددی، اثبات المولد والقیام، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۳ء، ص ۲۴)

## حضرت شاہ امداد اللہ مہاجر کی

(۲- ۱۳۱۷ھ، مکر مرہ)

اس میں تو کسی کو کلام ہی نہیں کہ نفس ذکر ولادت شریف حضرت فخر آدم، سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجب خیرات و برکات دینی و اخروی ہے۔

اور مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولد میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف و لذت پاتا ہوں۔

(عاجی امداد اللہ مہاجر کی، فیصلہ ہفت مستند، مطبوعہ لاہور)

(۱۹۸۶ء، ص ۵، ۱۱)

## علامہ مفتی محمد ضیاء الدین مدنی

(۱- ۱۴۰۱ھ، مدینہ منورہ)

اللہ تبارک و تعالیٰ جل شانہ کا بے پایاں کرم احسان ہے کہ عین القرۃ مدینہ منورہ میں عاجز کا فقیر خانہ شمع محمدی کے پر دانوں کا مرکز بنا ہوا ہے۔ چہ



دانگ عالم سے اور خصوصاً ہندوستان و پاکستان سے مشائخ و علماء اہلسنت  
جب کبھی مدینہ طیبہ حاضر دربار سید المرسلین (صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم)  
ہوتے فقیر کے ہاں محافل نعت میں ضرور تشریف لاتے۔

میرے پیر مرشد اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی مجددائے حاضرہ رحمۃ اللہ علیہ کی  
اس عاجز پر ناست درجہ عنایت و توجہ رہی ہے کہ آج تک ذکر سید المرسلین  
شہنشاہ کون و مکاں، سردار انبیاء حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ  
وسلم برابر فقیر غلام نے پر جاری ہے۔ حسب دستور سابق سال  
بھی فقیر کے زیر اہتمام انھوں نے (شاہ محمد نازق رحمانی مرحوم) ایک عظیم الشان  
جشن عید میلاد النبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم منعقد کیا جس کی نظیر فی زمانہ  
کم ملتی ہے۔

(مکتوب گرامی تحریر ۲۹ رمضان المبارک ۱۳۹۶ھ بموالہ انوار قطب مدینہ  
مرتبہ خلیل احمد رانا، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۸ء، ص ۳۴۵-۳۴۶)

## قاری محمد طفیل رحمۃ اللہ علیہ !.....!

ایک عظیم خادم قرآن !  
یہ جمہرات ۹ ذی الحجہ ۱۴۰۹ھ کی سوگوار صبح تھی آپ نماز اشراق اور وفائف  
سے نارت ہو کر جب آرام نماز سے تھے تو سینہ میں دل کی جانب تکلیف محسوس  
ہوئی اور کچھ ہی دیر کے بعد یوں سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی مدائے دل نواز  
سنائی دی پھر ایک پچی بلند ہوئی اور ایک عظیم خادم قرآن ایک سچا عاشق رسول  
اس دنیا سے رخصت ہو کر اپنے رب کریم کے حضور پہنچ چکا تھا۔ آہ !  
وہ ۸ ہجری آواز جو نصف صدی سے عالم اسلام کی فضاؤں کو تلاوت  
قرآن کریم سے فیض یاب کرتی رہی خاموش ہو چکی تھی۔  
قاری طفیل رحمۃ اللہ علیہ ایک اتہالی سادہ اور منکر المزاج انسان تھے۔  
اس زندہ درویش کی ساری زندگی دراصل خدمت قرآن سے عبارت تھی۔  
ان کے شب و روز قرأت و تجوید کی تدریس کے لئے وقف تھے۔ حصول  
برکت کے لئے آپ کی پاک زندگی کے چند گوشے زیر نظر ہیں۔

حضرت قاری محمد طفیل رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۰۲ء قمر کے ایک مذہبی  
گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی جناب عبدالرحمن حاجی صاحب کپڑے  
کے تاجر اور مذہبی شخص تھے۔ لہذا انہوں نے اپنے ہونمار بچے کی مذہبی تعلیم  
کی طرف خصوصی توجہ دی۔ بچپن ہی میں آپ کو اساتذہ کے مشہور و معروف



قاری و مدرس قاری کریم بخش رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہٴ درس میں بٹھا دیا گیا۔  
جہاں سے آپ نے حفظ قرأت سبہ کی تکمیل فرمائی دوران تعلیم آپ نے دیگر  
اساتذہٴ فن سے بھی اکتساب فیض کیا۔

مدرسے فراغت کے بعد آپ نے اپنے والدین کے ہمراہ حرمین شریفین  
کی زیارت کی۔ مقامات مقدسہ کی زیارت کے بعد اساتذہٴ فن سے کتاب  
فیض کا شوق سوجزن ہوا لہذا اپنے والد گرامی سے اجازت لے کر حجاز شریف  
ہی میں رگ گئے۔ مکہ مکرمہ میں مدرسہ فخریہ میں قرأت سبہ کی تکمیل فرمائی اور اس  
کے بعد مدینہ منورہ آگئے اور مسجد نبوی کے شیخ القرا حضرت المقرئ شیخ حسن بن  
ابراہیم بالشاء السیوطی المعمری رحمۃ اللہ علیہ سے قرأت عشرہ کی تکمیل فرمائی اور  
انہی شیخ موصوف کی سند کو حضرت قاری صاحب نے اختیار فرمایا اپنے اور  
اپنے تلامذہ کو بھی اسی سند کی اجازت مرحمت فرمائی۔

حضرت قاری صاحب حجاز مقدس میں دو سال مختلف اساتذہ سے  
تحصیل علم کے بعد امرتسر واپس پہنچے اور مدرسہ رحمانیہ میں قرأت و تجوید  
کی تدریس میں مصروف ہو گئے اس کے علاوہ اپنے والد گرامی کے ساتھ  
مل کر کپڑے کی تجارت بھی کرنے لگے

حضرت علی پوری نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۲۶ء میں جب امرتسر تشریف لائے تو قاری  
لطیف صاحب نے آپ کے دست حق پرست پر بیعت کی مرشد کامل سے پہلے  
نظر ہی میں آپ کی اعلیٰ دینی و تمدنی صداقتوں کو بدرجہٴ اتم جانچ لیا اور  
اپنے ساتھ ہی سرہنہ شریف اور چہر دہاں سے لاہور لے آئے۔ یہاں  
آپ مسجد وزیر خان میں امام مقرر ہوئے۔ آپ نے یہاں امرتسر کی طرز پر تدریس  
قرأت و تجوید کے لئے مدرسہ تہذیبیہ رحمانیہ کی تاسیس فرمائی۔ آپ کی اس

بے لوث خدمت قرآن کا تذکرہ کرتے ہوئے قاری محمد تقی الاسلام دہلوی لکھتے ہیں  
”تقسیم سے پہلے لاہور جیسے مرکزی شہر میں محض چند گنے چنے قراء حضرات تھے  
جو خدمت قرآن میں شہک تھے ان میں ایک قاری طفیل تھے جو مسجد وزیر خان میں  
مدرسے تھے بلند آواز اور خوش آواز قاری تھے۔ (روایت قاری محمد شریف صاحب)  
تقسیم برصغیر کے بعد آپ شیکور سے حیدرآباد (سندھ) تشریف لائے  
یہاں آمد کے فوراً بعد آپ نے قرأت و تجوید کی تعلیم کے لئے مسجد مال خیری فقیر  
کا پٹر میں مدرسہ رحمانیہ کی بنیاد رکھی۔ جن حالات میں آپ نے مدرسہ کا آغاز  
کیا اس کا تذکرہ فرماتے ہوئے آپ نے لکھا ہے۔

”قیام پاکستان کے بعد حیدرآباد میں اس ادارے (مدرسہ رحمانیہ) کا قیام عمل میں آیا  
اور بے سوسامانی کی حالت میں محض توکل علی اللہ کام شروع کیا گیا۔“

اللہ کے فضل و کرم اور حضرت قاضی طفیل کی دن رات محنت نے اس مدرسہ  
میں تعلیم قرآن کا ایک جامع ادارہ بنادیا۔ جہاں سے بے شمار طلباء نے قرأت و تجوید  
کی تعلیم حاصل کی چند ناگزیر وجوہات کی بنا پر ۱۹۶۲ء میں آپ کو مدرسہ کی جگہ سے  
دستبردار ہونا پڑا جس کا آپ کو بڑا دکھ اور افسوس ہوا لیکن فرما ہی مولا کریم کے  
فضل سے اسٹیشن روڈ حیدرآباد پر ایک اور جگہ انتظام ہو گیا اور اس جگہ ۵ مارچ  
۱۹۶۲ء مطابق ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۸۱ھ کو مدرسہ کو باقاعدہ آغاز ہوا۔ اس  
موقع پر آپ تحریر فرماتے ہیں۔

”بغنیہ قدرت کا کرشمہ دیکھنے میں آیا اللہ تبارک تعالیٰ نے فقیر پر احسان  
عظیم فرمایا اور یہ سب کچھ اس کی سچی اور آخری کتاب قرآن پاک کی صیغہ خدمت  
کا نتیجہ ہے ورنہ بندہ کی کیا حیثیت ہے۔“

حیدرآباد میں مدرسہ رحمانیہ کے علاوہ آپ نے مفتی محمد داوری رحمۃ اللہ علیہ



کو دارالعلوم رکن الاسلام کے قیام کی تحریک دی اور اس کے قائم ہونے کے بعد ۲۰ برس تک اس دارالعلوم میں بھی تجوید و قرأت پڑھاتے رہے اور ہزاروں طلباء نے علم نے آپ سے اکتساب فیض کیا گو آپ کی زندگی کا اکثر حصہ حیدر آباد میں گذرا لیکن ۱۹۸۲ء میں علامہ شاہ احمد نورانی کی دعوت پر آپ کراچی تشریف لائے اور پھر آخروں تک کراچی ہی میں قیام فرمایا کراچی میں آپ نے جملہ مسجد سے تدریس قرأت و تجوید کا آغاز فرمایا۔ آپ نے کچھ عرصہ مرکزی انجمن اشاعت الاسلام کے مدارس میں بھی قرأت و تجوید کی تعلیم فرمائی۔ وفات سے تقریباً دو ماہ قبل الانہ مسجد میں اس سلسلہ زیریں کو شروع فرمایا اور تا وقت وصال اسی مسجد میں سنتدریس کو رونق بخشنے رکھی۔

قاری طفیل کی زندگی دراصل تعلیم قرآن کے لئے ایک جہد مسلسل تھی۔ آپ سی سی کی سی سے ملک کے مختلف حصوں میں تعلیم قرآن کے لئے معیاری مدرسے قائم ہوئے اور آپ سے بلاشبہ ہزاروں مکلفین نے قرأت و تجوید کی تعلیم حاصل کی۔ آخر کار قرآن کا یہ سچا اور عظیم خازن و زوی الخیر اللہ کو صبح ۱۶ بجے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو بروز جمعہ جمعہ کی نماز کے بعد ہزاروں سوگندوں کی موجودگی میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

ع آسمان تیری لحد پہ شب بنم افشانی کرے۔

حضرت قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بہترین ورثہ ان کے تلامذہ ہے جو آج بھی آپ کی خوش آواز کو بلند اور آپ کے مقدس مشن کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ چیدہ چیدہ نام یہ ہیں۔ ۱۔ استاذ القراءات قاری عبدالرحمان بلوچستانی، ۲۔ قاری غلام محمد سیالوی لاہور، ۳۔ قاری خیر محمد چشتی ہالینڈ، ۴۔ قاری غلام حسین کراچی، ۵۔ قاری عبدالرزاق، حیدر آباد، ۶۔ قاری محمد بخش الازہری لاہور، ۷۔ قاری عبدالرسول، پشاور، ۸۔ قاری عبدالرحمن شجاع آبادی کراچی



# پیغام حسن بشری

● سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اعلان فرمایا: سنو! جاہلیت کے تمام دستور میرے دونوں قدموں کے نیچے پامال ہیں...

● اے لوگو! بیشک تمہارا رب ایک ہے اور بیشک تمہارا باپ آدم علیہ السلام ایک ہے، سن لو! کسی عربی کو کسی عجمی پر کسی سرخ کو کسی کالے پر اور کسی کالے کو کسی سرخ پر فضیلت نہیں۔ مگر تقویٰ کے سبب سے۔

● تمہارے رخنوں اور تمہارا مال تمہارا تقیہ کی طرح حرام ہے جس طرح تمہارا یہ دن، تمہارا یہ مہینہ، تمہارا یہ شہر حرام ہے۔

آئیے آج۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان احکامات

پر عمل کر نیک عہد کر کے معاشرہ سے جاہلیت و عصبیت، فحاشی و غیانی، قتل و غارتگری، اور ظلم و ستم کے خاتمہ کے لیے جدوجہد کریں۔